© rasailojaraid.com

# نظرات

خوشی کی بات ہے کہ حکومتِ ہند کے ادبی ادارہ ساہتیہ اکاڈمی نے مولانا ابوالکلام آزاد کی تمام تحریروں۔ کتابوں اور خطوں کو چھاپنے کا ایک پروگرام بنایا ہے اور اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی بھی بنادی ہے جس کے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین ہیں ڈاکٹر صاحب کے علاوہ اور جو حضرات اس کمیٹی کے ممبر ہیں وہ بھی اُردو زبان کے جانے پہچانے اہلِ قلم اور ادیب ہیں لیکن چوں کہ مولانا ابوالکلام خواہ اور جو کچھ بھی ہوں اصلاً ایک عالم دین ہی تھے۔ اسی حیثیت سے انھوں نے پبلک لائف شروع کی اور اسی حیثیت کے سایہ میں وہ بعد میں سب کچھ بنے۔ اس بنا پر مولانا کا سرمایۂ تحریر زیادہ تر مذہبی مضامین پر ہی مشتمل ہے۔ پھر چوں کہ مولانا نے مختلف وجوہ و اسباب سے یہ مضامین زیادہ تر اپنے حافظہ پر اعتماد کر کے لکھے ہیں اس لئے ان میں حوالہ یا تعبیر کی بعض غلطیاں بھی ہوگئی ہیں چنانچہ کتاب ترجمان القرآن جو مولانا کی تصانیف میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے وہ بھی غلطیوں سے خالی نہیں اور بعض غلطیاں تو علمی اعتبار سے بڑی فاحش ہیں مثلاً سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں "مالک یوم الدین" کے ماتحت مولانا نے عربی کا یہ شعر نقل کیا ہے

ستعلم لیلی ای دین تداینت　　　وای غریم فی التقاضی عزیمہا

اس شعر میں مولانا نے "دین" کے لفظ کو بکسر الدال پڑھا ہے حالانکہ صحیح بفتح الدال ہے اور "قرض" کے معنی میں ہے چنانچہ "تداینت" "عزیم" اور "تقاضی" ان سب لفظوں سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اس بنا پر یہ نہایت ضروری ہے کہ جہاں کہیں اس طرح کی غلطی ہو اُس کی تصحیح کردی جائے یا کم از کم فٹ نوٹ میں اُس کی طرف اشارہ کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ضروری تھا کہ کمیٹی میں مولانا حفظ الرحمن یا مولانا عتیق الرحمن جیسے ایک دو عالموں کو بھی شامل کیا جاتا۔ تاکہ مولانا کے مذہبی مضامین کی ترتیب و تہذیب اور اُن کا اڈیٹنگ

© rasailojaraid.com